القول المعتبر

فی

الإمام المنتظر

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب

پروفیسر محمد نواز ظفر

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365 ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org & www.MinhajBooks.com

E-mail: tehreek@minhaj.org

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

جملہ حقوق بحقِ اِدارہ محفوظ ھیں

نام کتاب	:	القولُ المعتبَر فی الإمام المنتَظَر
مؤلف	:	ڈاکٹر محمد طاہرالقادری
ترتیب	:	پروفیسر محمد نواز ظفر (ڈین فیکلٹی آف شریعہ، دی منہاج یونیورسٹی)
تحقیق وتخریج	:	محمد علی قادری، محمد تاج الدین کالامی (منہاجینز)
زیرِاہتمام	:	فریدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ www.Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز
اِشاعت اوّل	:	مارچ 2002ء (1,100)
اِشاعت دُوُم	:	مارچ 2002ء (5,000)
اِشاعت سوم	:	مارچ 2002ء (5,000)
اِشاعت چہارم	:	اکتوبر 2003ء (1,000)
اِشاعت پنجم	:	مئی 2004ء (1,100)
اِشاعت ششم	:	جنوری 2005ء (1,100)
اِشاعت ہفتم	:	جنوری 2007ء (1,100)
قیمت اِمپورٹڈ پیپر	:	-/60 روپے

نوٹ: پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تمام تصانیف اور خطبات ولیکچرز کے ریکارڈ شدہ آڈیو / ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلیکیشنز)

sales@minhaj.biz

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
☆	مقدمہ	7
1	**پہلی فصل:** حضرت مہدی علیہ السلام امام برحق اور بنو فاطمہ سے ہیں	19
2	**دوسری فصل:** امام مہدی علیہ السلام کا دورِ خلافت آئے بغیر قیامت بپا نہیں ہوگی	22
3	**تیسری فصل:** امام مہدی علیہ السلام زمین پر معاشی عدل کا وہ نظام نافذ فرمائیں گے کہ اہلِ ارض و سماء سب خوش ہوں گے	27
4	**چوتھی فصل:** تمام اولیاء و ابدال امام مہدی علیہ السلام کے دستِ اقدس پر بیعت کریں گے	30
5	**پانچویں فصل:** امام مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ علی الاطلاق ہوں گے	35
6	**چھٹی فصل:** امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے دین کو پھر غلبہ و استحکام نصیب ہوگا	38
7	**ساتویں فصل:** امام مہدی علیہ السلام کا دورِ حکومت معاشی خوشحالی اور عوام میں وسائل کی منصفانہ تقسیم کے اعتبار سے بے مثال ہوگا	43

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
8	**آٹھویں فصل:** امام مہدی علیہ السلام کی ولایت وسلطنت انعاماتِ الٰہیہ کی کثرت کے لحاظ سے عدیم المثال ہوگی	49
9	**نویں فصل:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے	52
10	**دسویں فصل:** امام مہدی علیہ السلام کی اطاعت واجب اور تکذیب کفر ہوگی	56
11	**گیارھویں فصل:** امام آخرالزمان علیہ السلام، مہدی الارض والسماء ہوں گے اور ان کے لئے آسمانی و زمینی علامات کا ظہور ہوگا	60
12	**بارھویں فصل:** امام مہدی علیہ السلام روئے زمین پر بارھویں امام اور آخری خلیفۃ اللہ ہوں گے	64
☆	اِشاریہ	71
☆	مآخذ ومراجع	78

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقدّمہ

آج ۱۸ ذی الحج ہے، جس دن حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع سے مدینہ طیّبہ واپسی کے دوران غدیرِ خُم کے مقام پر قیام فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہجوم میں سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ اُٹھا کر اعلان فرمایا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

یہ اعلانِ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ تھا، جس کا اطلاق قیامت تک جملہ اہلِ ایمان پر ہوتا ہے اور جس سے یہ امر قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جو ولایتِ علی رضی اللہ عنہ کا منکر ہے وہ ولایتِ محمدی ﷺ کا منکر ہے۔ اِس عاجز نے محسوس کیا کہ اس مسئلہ پر بعض لوگ بوجہِ جہالت متردّد رہتے ہیں اور بعض لوگ بوجہِ عناد و تعصّب۔ سو یہ تردّد اور انکار اُمّت میں تفرقہ و انتشار میں اضافہ کا باعث بن رہا ہے۔ اندریں حالات میں نے ضروری سمجھا کہ مسئلۂ وِلایت و اِمامت پر دو رِسالے تالیف کروں: ایک بعنوان 'السَّیفُ الجَلِي عَلٰی مُنکِرِ وِلایةِ عَلیٍّ رضی اللہ عنہ' اور دوسرا بعنوان 'القولُ المُعتَبَر فِی الإمامِ المُنتَظَر'۔ پہلے رسالہ کے ذریعے فاتحِ ولایت حضرت امام علی علیہ السلام کے مقام کو واضح کروں اور دوسرے کے ذریعے خاتمِ ولایت حضرت امام مہدی علیہ السلام کا بیان کروں تا کہ جملہ شبہات کا ازالہ ہو اور یہ حقیقت خواص وعوام سب تک پہنچ سکے کہ ولایتِ علی علیہ السلام اور ولایتِ مہدی علیہ السلام اہلِ سنت و جماعت کی معتبر کتبِ حدیث میں روایاتِ متواترہ سے ثابت ہے۔ میں نے پہلے رسالہ میں حدیثِ نبوی ﷺ کی اکیاون (۵۱) روایات پوری تحقیق و تخریج کے ساتھ درج کی ہیں۔ اِس عدد کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اِمسال اپنی عمر کے ۵۱ برس مکمل کئے ہیں، اس لئے حصولِ برکت اور

اِکتساب خیر کے لئے عاجزانہ طور پر عددی نسبت کا وسیلہ اختیار کیا ہے تاکہ بارگاہِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں اِس حقیر کا نذرانہ شرفِ قبولیت پاسکے۔ (آمین)

اَب اِس مقدّمہ میں یہ نکتہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ کی ذاتِ مقدّسہ سے تین طرح کی وراثتیں جاری ہوئیں:

- خلافتِ باطنی کی روحانی وراثت
- خلافتِ ظاہری کی سیاسی وراثت
- خلافتِ دینی کی عمومی وراثت

- خلافتِ باطنی کی روحانی وراثت اہلِ بیتِ اطہار کے نفوس طیّبہ کو عطا ہوئی۔
- خلافتِ ظاہری کی سیاسی وراثت خلفاءِ راشدین کی ذواتِ مقدّسہ کو عطا ہوئی۔
- خلافتِ دینی کی عمومی وراثت بقیہ صحابہ و تابعین کو عطا ہوئی۔

خلافتِ باطنی نیابتِ محمدی ﷺ کا وہ سرچشمہ ہے جس سے نہ صرف دینِ اسلام کے روحانی کمالات اور باطنی فیوضات کی حفاظت ہوئی بلکہ اس سے اُمّت میں ولایت و قطبیت اور مُصلحیت و مجدّدیت کے چشمے پھوٹے اور اُمّت اِسی واسطے سے روحانیتِ محمدی ﷺ سے فیضاب ہوئی۔ خلافتِ ظاہری نیابتِ محمدی ﷺ کا وہ سرچشمہ ہے جس سے غلبۂ دینِ حق اور نفاذِ اسلام کی عملی صورت وجود میں آئی اور دینِ محمدی ﷺ کے تمکّن اور زمینی اقتدار کا سلسلہ قائم ہوا۔ اِسی واسطے سے تاریخِ اِسلام میں مختلف ریاستیں اور سلطنتیں قائم ہوئیں اور شریعتِ محمدی ﷺ نظامِ عالم کے طور پر دُنیا میں عملاً متعارف ہوئی۔

خلافتِ عمومی نیابتِ محمدی ﷺ کا وہ سرچشمہ ہے جس سے اُمّت میں تعلیماتِ اسلام کا فروغ اور اعمالِ صالحہ کا تحقّق وجود میں آیا۔ اِس واسطے سے افرادِ اُمّت میں نہ صرف علم و تقویٰ کی حفاظت ہوئی بلکہ اخلاقِ اِسلامی کی عمومی ترویج و اشاعت جاری رہی، گویا:

پہلی قسم : خلافتِ ولایت قرار پائی

دوسری قسم : خلافتِ سلطنت قرار پائی

تیسری قسم : خلافتِ ہدایت قرار پائی

اس تقسیمِ وراثتِ محمدی ﷺ کے مضمون کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِن الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے:

پس وراث آنحضرت ھم بسه قسم منقسم اند فوراثه الذين أخذوا الحكمة والعصمة والقطبية الباطنية، هم أهل بيته و خاصته و وراثه الذين أخذوا الحفظ و التلقين و القطبية الظاهرة الإرشادية، هم أصحابه الكبار كالخلفاء الأربعة و سائر العشرة، و وراثه الذين أخذوا العنايات الجزئية و التقوى و العلم، هم أصحابه الذين لحقوا بإحسان كأنس و أبى هريرة و غيرهم من المتأخرين، فهذه ثلاثة مراتب متفرعة من كمال خاتم الرسل ﷺ۔(۱)

’’حضور نبیٔ اکرم ﷺ کی وراثت کے حاملین تین طرح کے ہیں: ایک وہ جنہوں نے آپ ﷺ سے حکمت و عصمت اور قطبیتِ باطنی کا فیض حاصل کیا، وہ آپ ﷺ کے اہل بیت اور خواص ہیں۔ دوسرا طبقہ وہ ہے جنہوں نے آپ ﷺ سے حفظ و تلقین اور رشد و ہدایت سے متصف قطبیت ظاہری کا فیض حاصل کیا، وہ آپ ﷺ کے کبار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جیسے خلفائے اربعہ اور عشرہ مبشرہ ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ ہے جنہوں نے انفرادی عنایات اور علم و تقویٰ کا فیض حاصل کیا، یہ وہ اصحاب ہیں جو احسان کے وصف سے متصف ہوئے، جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دیگر متأخرین۔ یہ تینوں مدارج حضور نبی اکرم ﷺ کے کمال ختمِ رسالت سے جاری ہوئے۔‘‘

واضح رہے کہ یہ تقسیم غلبۂ حال اور خصوصی امتیاز کی نشاندہی کے لئے ہے، ورنہ ہر سہ اقسام میں سے کوئی بھی دوسری قسم کے خواص و کمالات سے کلیتًا خالی نہیں ہے، اُن

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۲:۸

میں سے ہر ایک کو دوسری قسم کے ساتھ کوئی نہ کوئی نسبت یا اشتراک حاصل ہے:

- سلطنت میں سیدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے خلیفہ بلافصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔
- ولایت میں سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے خلیفہ بلافصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔
- ہدایت میں جملہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے خلفاء بلافصل یعنی براہِ راست نائب ہوئے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ختمِ نبوت کے بعد فیضانِ محمدی ﷺ کے دائمی تسلسل کے لئے تین مستقل مطالع قائم ہو گئے:

- ایک مطلع سیاسی وراثت کے لئے
- دوسرا مطلع روحانی وراثت کے لئے
- تیسرا مطلع علمی و عملی وراثت کے لئے

- حضور ﷺ کی سیاسی وراثت، خلافتِ راشدہ کے نام سے موسوم ہوئی۔
- حضور ﷺ کی روحانی وراثت، ولایت و امامت کے نام سے موسوم ہوئی۔
- حضور ﷺ کی علمی و عملی وراثت، ہدایت و دیانت کے نام سے موسوم ہوئی۔

لہٰذا سیاسی وراثت کے فردِ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے، روحانی وراثت کے فردِ اوّل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہوئے اور علمی و عملی وراثت کے اوّلیں حاملین جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوئے۔ سو یہ سب وارثین و حاملین اپنے اپنے دائرہ میں بلافصل خلفاء ہوئے، ایک کا دوسرے کے ساتھ کوئی تضاد یا تعارض نہیں ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان مناصب کی حقیقت بھی ایک دوسرے سے کئی اُمور میں مختلف ہے:

ا۔ خلافتِ ظاہری دین اسلام کا سیاسی منصب ہے۔

خلافتِ باطنی خالصتاً روحانی منصب ہے۔

۲۔ خلافتِ ظاہری انتخابی و شورائی امر ہے۔
خلافتِ باطنی محض وہبی و اجتبائی امر ہے۔

۳۔ خلیفۂ ظاہری کا تقرّر عوام کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے۔
خلیفۂ باطنی کا تقرّر خدا کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے۔

۴۔ خلیفۂ ظاہری منتخب ہوتا ہے۔
خلیفۂ باطنی منتجب ہوتا ہے۔

۵۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے خلیفۂ راشد سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا انتخاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تجویز اور رائے عامہ کی اکثریتی تائید سے عمل میں آیا، مگر پہلے امامِ ولایت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے انتخاب میں کسی کی تجویز مطلوب ہوئی نہ کسی کی تائید۔

۶۔ خلافت میں 'جمہوریت' مطلوب تھی، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا اعلان نہیں فرمایا۔
ولایت میں 'ماموریت' مقصود تھی، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادئ غدیرِ خُم کے مقام پر اس کا اعلان فرما دیا۔

۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّت کے لئے خلیفہ کا انتخاب عوام کی مرضی پر چھوڑ دیا، مگر ولی کا انتخاب اللہ کی مرضی سے خود فرما دیا۔

۸۔ خلافت زمینی نظام کے سنوارنے کیلئے قائم ہوتی ہے۔
ولایت اُسے آسمانی نظام کے حسن سے نکھارنے کیلئے قائم ہوتی ہے۔

۹۔ خلافت افراد کو عادل بناتی ہے۔
ولایت افراد کو کامل بناتی ہے۔

۱۰۔ خلافت کا دائرہ فرش تک ہے۔
ولایت کا دائرہ عرش تک ہے۔

۱۱۔ خلافت تخت نشینی کے بغیر مؤثر نہیں ہوتی۔
ولایت تخت و سلطنت کے بغیر بھی مؤثر ہے۔

۱۲۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ خلافت اُمّت کے سپرد ہوئی۔
ولایت عترت کے سپرد ہوئی۔

لہٰذا اب خلافت سے مَفرّ ہے نہ وِلایت سے، کیونکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ﷛ کی خلافتِ بلافصل اِجماعِ صحابہ سے منعقد ہوئی اور تاریخ کی شہادتِ قطعی سے ثابت ہوئی اور حضرت مولا علی المرتضیٰ ﷛ کی وِلایتِ بلافصل خود فرمانِ مصطفیٰ ﷺ سے منعقد ہوئی اور احادیثِ متواترہ کی شہادتِ قطعی سے ثابت ہوئی۔ خلافت کا ثبوت اِجماعِ صحابہ ہے اور وِلایت کا ثبوت فرمانِ مصطفیٰ ﷺ۔ جو خلافت کا اِنکار کرتا ہے وہ تاریخ اور اِجماع کا اِنکار کرتا ہے اور جو اِمامت و وِلایت کا اِنکار کرتا ہے وہ اِعلانِ مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں institutions کی حقیقت کو سمجھ کر اُن میں تطبیق پیدا کی جائے نہ کہ تفریق۔

جان لینا چاہیے کہ جس طرح خلافتِ ظاہری، خلفاء راشدین سے شروع ہوئی اور اِس کا فیض حسبِ حال اُمت کے صالح حکام اور عادل امراء کو منتقل ہوتا چلا گیا، اُسی طرح خلافتِ باطنی بھی سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ سے شروع ہوئی اور اس کا فیض حسبِ حال ائمہ اَطہارِ اہل بیت اور اُمت کے اولیاء کاملین کو منتقل ہوتا چلا گیا۔ حضور فاتح و خاتم ﷺ نے ...... مَن کنتُ مولاہُ فھٰذا علیٌّ مولاہُ (جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے) ...... اور ...... علیٌّ ولیّکم مِن بَعدِی (میرے بعد تمہارا ولی علی ہے) ...... کے اعلانِ عام کے ذریعے حضرت علی ﷛ کو اُمت میں ولایت کا فاتحِ اَوّل قرار دے دیا۔

بابِ وِلایت میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

۱۔ و فاتحِ اوّل ازین اُمت مرحومه حضرت علی مرتضی است کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ۔(۱)

''اس اُمتِ مرحومہ میں (فاتحِ اَوّل) ولایت کا دروازہ سب سے پہلے کھولنے

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۱:۱۰۳

والے فرد حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۔ و سرِ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ در اولادِ کرام ایشان رضی اللہ عنہم سرایت کرد۔(۱)

''حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا رازِ ولایت آپ کی اولاد کرام رضی اللہ عنہم میں سرایت کر گیا۔''

۳۔ چنانکه کسی از اولیاء امت نیست الا بخاندانِ حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مرتبط است بوجہی از وجوہ۔(۲)

''چنانچہ اولیائے اُمت میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندانِ اِمامت سے (اکتسابِ ولایت کے لئے) وابستہ نہ ہو۔''

۴۔ و از اُمتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل کسیکه فاتحِ بابِ جذب شده است، و دراں جا قدم نهاده است حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ، و لہٰذا سلاسلِ طُرُق بداں جانب راجع میشوند۔(۳)

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں پہلا فرد جو ولایت کے (سب سے اعلیٰ و اقویٰ طریق) بابِ جذب کا فاتح بنا اور جس نے اِس مقامِ بلند پر (پہلا) قدم رکھا وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے، اِسی وجہ سے روحانیت و ولایت کے مختلف طریقوں کے سلاسِل آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔''

۵۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اب اُمت میں جسے بھی بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیضِ ولایت نصیب ہوتا

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۱:۱۰۳
(۲) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، التفہیمات الالٰہیہ، ۱:۱۰۴
(۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ہمعات:۶۰

ہے وہ یا تو نسبتِ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے نصیب ہوتا ہے یا نسبتِ غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ سے؛ اس کے بغیر کوئی شخص مرتبۂ ولایت پر فائز نہیں ہوسکتا۔‘‘(۱)

واضح رہے کہ نسبتِ غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ بھی نسبتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی کا ایک باب اور اِسی شمع کی ایک کرن ہے۔

۶۔ اِس نکتہ کو شاہ اسماعیل دہلوی نے بھی بصراحت یوں لکھا ہے:

’’حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے لئے شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی ایک گو نہ فضیلت ثابت ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرمانبرداروں کا زیادہ ہونا اور مقاماتِ وِلایت بلکہ قطبیت اور غوثیت اور ابدالیت اور انہی جیسے باقی خدمات ’’آپ کے زمانہ سے لیکر دُنیا کے ختم ہونے تک‘‘ آپ ہی کی وساطت سے ہونا ہے اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے جو عالمِ ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں۔ ...... اہلِ وِلایت کے اکثر سلسلے بھی جنابِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی کی طرف منسوب ہیں، پس قیامت کے دن بہت فرمانبرداروں کی وجہ سے جن میں اکثر بڑی بڑی شانوں والے اور عمدہ مرتبے والے ہونگے، حضرتِ مرتضی رضی اللہ عنہ کا لشکر اِس رونق اور بزرگی سے دکھائی دے گا کہ اس مقام کا تماشہ دیکھنے والوں کے لئے یہ امر نہایت ہی تعجب کا باعث ہو گا۔‘‘(۲)

یہ فیضِ وِلایت کہ اُمتِ محمدی میں جس کے منبع و سرچشمہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے اس میں سیدۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک کئے گئے ہیں، اور پھر اُن کی وساطت سے یہ سلسلۂ وِلایتِ کبریٰ اور غوثیتِ عظمیٰ اُن بارہ ائمۂ اہلِ بیت میں ترتیب سے چلایا گیا

---

(۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ہمعات: ۶۲

(۲) شاہ اسماعیل دہلوی، صراطِ مستقیم: ۶۷

جن کے آخری فرد سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہیں۔ جس طرح سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ اُمتِ محمدی ﷺ میں فاتحِ ولایت کے درجہ پر فائز ہوئے، اُسی طرح سیدنا امام مہدی علیہ السلام اُمتِ محمدی ﷺ میں خاتمِ ولایت کے درجہ پر فائز ہونگے۔

۷۔ اس موضوع پر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

و راهی است که بقربِ ولایت تعلق دارد: اقطاب و اوتاد و بدلا و نجباء و عامۂ اولیاء اللّٰہ، بہمین راہ واصل اندراہ سلوك عبارت ازین راہ است بلکه جذبۂ متعارفه، نیز داخل همین است و توسط و حیلولت درین راہ کائن است و پیشوای، و اصلان این راہ و سرگروہ اینها و منبع فیض این بزرگواران: حضرت علی مرتضی است کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہہ الکریم، و این منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد دریںمقام گوئیا هر دو قدم مبارك آنسرور علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و السلام برفرق مبارك اوست کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہہ حضرت فاطمه و حضرات حسنین رضی اللہ عنہم دریںمقام با ایشان شریکند، انکارم که حضرت امیر قبل از نشاءہ عنصرے نیز ملاذ این مقام بوده اند، چنانچه بعد از نشاءہ عنصرے و هرکرا فیض و هدایت ازین راہ میر سید بتوسط ایشان میر سید چه ایشان نزد نقطه منتهائے این راہ و مرکز این مقام بایشان تعلق دارد، و چون دوره حضرت امیر تمام شُد این منصب عظیم القدر بحضرات حسنین ترتیبا مفوض و مسلم گشت، و بعد از ایشان بهریکے از ائمه اثنا عشر علے الترتیب و التفصیل قرار گرفت و در اعصاراین

بزرگواران و همچنیں بعد از ارتحال ایشان هر کرا فیض و هدایت میرسید بتوسط این بزرگواران بوده و بحیلولة ایشانان هرچند اقطاب و نجبای وقت بوده باشند و ملاذ وملجاء همه ایشان بوده اند چه اطراف را غیر از لحوق بمرکز چاره نیست۔(۱)

''اور ایک راہ وہ ہے جو قربِ وِلایت سے تعلق رکھتی ہے: اقطاب و اوتاد اور بدلا اور نجباء اور عام اولیاء اللہ اِسی راہ سے واصل ہیں، اور راہِ سلوک اِسی راہ سے عبارت ہے، بلکہ متعارف جذبہ بھی اسی میں داخل ہے؛ اور اس راہ میں توسط ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور اُن کے سردار اور اُن کے بزرگوں کے منبعِ فیض حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں؛ اور یہ عظیم الشان منصب اُن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ ﷺ کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اِس مقام میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے ملجا و ماویٰ تھے، جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جسے بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی، کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان سے تعلق رکھتا ہے، اور جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب ترتیب وار حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشرہ میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے تفویض ہوا، اور ان بزرگوں کے زمانہ میں اور اِسی طرح ان کے انتقال کے بعد جس کسی کو بھی فیض اور ہدایت پہنچی ہے انہی بزرگوں کے ذریعہ پہنچی ہے؛ اگرچہ اقطاب و نجبائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور

(۱) امام ربانی مجدّد الف ثانی، مکتوبات، ۳: ۲۵۱، ۲۵۲، مکتوب نمبر: ۱۲۳

سب کے ملجا و ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔‘‘

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام بھی کارِ ولایت میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوں گے۔(۱)

خلاصہءِ کلام یہ ہوا کہ مقام غدیرِ خُم پر ولایت علی رضی اللہ عنہ کے مضمون پر مشتمل اعلانِ محمدی ﷺ نے اس حقیقت کو ابد الآباد تک کیلئے ثابت و ظاہر کردیا کہ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ درحقیقت ولایتِ محمدی ﷺ ہی ہے۔ بعثتِ محمدی ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا باب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند کردیا گیا، لہٰذا تا قیامت فیضِ نبوتِ محمدی ﷺ کے اجراء و تسلسل کیلئے باری تعالیٰ نے امت میں نئے دروازے اور راستے کھول دیئے جن میں کچھ کو مرتبہءِ ظاہر سے نوازا گیا اور کچھ کو مرتبہءِ باطن سے۔ مرتبہءِ باطن کا حامل راستہ ’ولایت‘ قرار پایا، اور امتِ محمدی میں ولایت عظمٰی کے حامل سب سے پہلے امامِ برحق...... مولا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ پھر ولایت کا سلسلۃ الذہب حضور ﷺ کی اہلِ بیت اور آلِ اَطہار میں ائمہ اِثنا عشر (بارہ اِماموں) میں جاری کیا گیا۔ ہر چند اِن کے علاوہ بھی ہزارہا نفوسِ قدسیہ ہر زمانہ میں مرتبہءِ ولایت سے بہرہ یاب ہوتے رہے، قطبیت و غوثیت کے اعلیٰ و ارفع مقامات پر فائز ہوتے رہے، اہل جہاں کو انوارِ ولایت سے منور کرتے رہے اور کروڑوں انسانوں کو ہر صدی میں ظلمت و ضلالت سے نکال کر نورِ باطن سے ہمکنار کرتے رہے، مگر ان سب کا فیض سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ ولایت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ماخوذ و مستفاد تھا۔ ولایت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بھی بے نیاز اور آزاد نہ تھا۔ یہی سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا تا آنکہ امتِ محمدی ﷺ میں آخری امامِ برحق اور مرکزِ ولایت کا ظہور ہوگا۔ یہ سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہوں گے جو بارہویں امام بھی ہوں گے اور آخری خلیفہ بھی۔ اُن کی ذاتِ اَقدس میں ظاہر و باطن کے دونوں راستے جو پہلے جدا تھے مجتمع کر دیئے جائیں گے۔ یہ حاملِ وِلایت بھی ہوں گے اور وارثِ خلافت بھی، ولایت اور خلافت کے دونوں مرتبے اُن

(۱) امام ربانی مجدّد الف ثانی، مکتوبات، ۳: ۲۵۱، ۲۵۲، مکتوب نمبر: ۱۲۳

پر ختم کر دیئے جائیں گے۔ سو جو امام مہدی علیہ السلام کا منکر ہو گا وہ دین کی ظاہری اور باطنی دونوں خلافتوں کا منکر ہو گا۔

یہ مظہریتِ محمدی ﷺ کی انتہاء ہو گی، اس لئے اُن کا نام بھی 'محمد' ہو گا اور اُن کا 'خلق' بھی محمدی ﷺ ہو گا، تاکہ دُنیا کو معلوم ہو جائے کہ یہ 'امام' فیضانِ محمدی ﷺ کے ظاہر و باطن دونوں وراثتوں کا امین ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا: ''جو امام مہدی علیہ السلام کی تکذیب کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔''

اُس وقت روئے زمین کے تمام اولیاء کا مرجع آپ علیہ السلام ہوں گے اور اُمتِ محمدی کا اِمام ہونے کے باعث سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے اور اس طرح اہلِ جہاں میں آپ علیہ السلام کی اِمامت کا اعلان فرمائیں گے۔

سو ہم سب کو جان لینا چاہیئے کہ حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت مہدی الارض و السماء علیہ السلام...... باپ اور بیٹا دونوں ...... اللہ کے ولی اور رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں۔ انہیں تسلیم کرنا ہر صاحب ایمان پر واجب ہے۔

بحمد اللہ

باری تعالیٰ ہمیں اِن عظیم منابعِ وِلایت سے اِکتسابِ فیض کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

یکے از غلامانِ اہل بیت

محمد طاہر القادری

۱۸ ذی الحج، ۱۴۲۲ھ

پہلی فصل

حضرت مہدی علیہ السلام امام برحق اور بنو فاطمہ سے ہیں

١۔ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ قالت: سمعتُ رسول اللہ ﷺ یذکر المھدی، فقال: ھو حق و ھو من بنی فاطمة رضی اللہ عنہا۔(١)

رواہ الحاکم فی المستدرک من طریق علی بن نفیل عن سعید بن المسیب عن ام سلمة و سکت ایضا عنہ الامام الذھبی و اوردہ النواب صدیق حسن خان القنوجی فی الاذاعة و قال صحیح

اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (امام) مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔

٢۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول نحن ولد عبدالمطلب سادة اھل الجنة انا و حمزة و علی و جعفر و الحسن و الحسین و المھدی۔(٢)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین

(١) حاکم، المستدرک،٤: ٦٠٠، رقم:٨٦٧١

(٢) ابن ماجہ، السنن،٢: ١٣٦٨، رقم:٤٠٨٧

۳۔عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت ذکر رسول الله ﷺ المهدی و هو من ولد فاطمة۔(۱)

اُم المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔

۴۔ عن عائشه رضی اللہ عنہا عن النبی ﷺ : قال هو رجل من عترتی، يقاتل علی سنتی كما قاتلت أنا علی الوحی۔(۲)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''مہدی میری عترت (اہل بیت) سے ہونگے، جو میری سنت (کے قیام) کیلئے جنگ کریں گے، جس طرح میں نے وحی الٰہی (کی اتباع) میں جنگ کی۔

۵۔ عن ابی امامة رضی اللہ عنہ مرفوعا قال سيكون بينكم و بين الروم اربع هدن تقوم الرابعة علی يد رجل من آل هرقل يدوم سبع سنين قيل يا رسول الله ﷺ من امام الناس يومئذ قال من ولدی ابن اربعين سنة كان وجهه كوكب دری فی خده الا يمن خال اسود عليه عباء تان قطوانيتان كأنه من رجال بنی اسرائيل يملک عشر سنين يستخرج الكنوز و يفتح

---

(۱) حاکم، المستدرک، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۲

(۲) i۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۲

ii۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۴

مدائن الشرک۔(۱)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ھرقل سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص میری اولاد میں سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، وہ دس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔

۶۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: ’’اسم المھدی محمد‘‘۔(۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’(امام) مہدی کا نام محمد ہوگا‘‘

(۱) i۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸:۱۰۱، رقم: ۷۴۹۵
ii۔ ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷:۳۱۹
iii۔ طبرانی، المسند الشامیین، ۲:۴۱۰، رقم: ۱۶۰۰

(۲) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲:۷۳

دوسری فصل

امام مہدی علیہ السلام کا دورِ خلافت آئے بغیر قیامت بپا نہیں ہوگی

۱۔ قال الامام الحافظ ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورة الترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ فی جامعہ

حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی ناسفیان الثوری عن عاصم بن بھدلة عن زر عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطی اسمه اسمی۔ (۱)

و فی الباب عن علی و ابی سعید و ام سلمة و ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسی بن سورۃ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''جامع ترمذی'' میں فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا)

۲۔ عن عبداللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلی رجل من اھل بیتی یواطی اسمه اسمی قال عاصم و حدثنا ابو صالح عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ لو لم

(۱) i۔ترمذی، الجامع الصحیح،۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۰
ii۔ بزار، المسند، ۵: ۲۰۴، رقم: ۱۸۰۳
iii۔حاکم، المستدرک،۴: ۴۸۸، رقم: ۸۳۶۴

یبق من الدنیا الا یوما لطول اللہ ذالک الیوم حتی یلی۔ ھذا حدیث حسن صحیح (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔

۳۔عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ۔(۲)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔

۴۔عن ابی نضرۃ قال کنا عند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فقال یوشک اھل الشام ان لا یجبی الیھم دینار ولا مدی قلنا من این ذالک قال من قبل الروم ثم أسکت ھنیۃ ثم قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا قال قلت لابی نضرۃ و ابی

---

(۱) i۔ترمذی، الجامع الصحیح،۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱
ii۔احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

(۲) ابوداؤد، السنن، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۴

العلاء أتریان انه عمر بن عبدالعزیز فقالا لا ۔ (۱)

ابونضرۃ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں، یہ خلیفہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ ہوں گے۔

۵ ۔عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعة حتی تملأ الارض ظلما و جورا و عدوانا ثم یخرج من اهل بیتی من یملأها قسطا و عدلا ۔ (۲)

قال ابو عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ صحیح علی شرطهما و وافقه الذهبی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت

(۱) i۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۲۳۴، رقم: ۲۹۱۳
ii۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۱۷، رقم: ۱۴۴۴۶
iii۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۷۵، رقم: ۶۶۸۲
(۲) i۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۶۹
ii۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۴۶۴، رقم: ۱۸۸۰

قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)

٦۔عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول ﷺ المهدی منا اهل البیت اشم الأنف اقنی اجلی یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما یعیش هكذا و بسط یساره و اصبعین من یمینه المسبحة والابهام و عقد ثلاثة۔ (١)

قال ابو عبدالله الحاکم صحیح علی شرط مسلم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہونگے۔ ان کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہیں گے۔

٧۔عن علی رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال لو لم یبق من الدهر الا یوم لبعث الله رجلا من اهل بیتی یملأ ها عدلا کما ملئت جورا ۔(٢)

رجال هذا السند کلهم رجال الصحاح الستة غیر فطر فانه من رواة البخاری والأربعة خلا مسلم۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

(١) حاکم، المستدرک،٤: ٦٠٠، رقم: ٨٦٧٠

(٢) i۔ابوداؤد، السنن، ٤: ١٠٧، رقم: ٤٢٨٣

ii۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ٧: ٥١٣، رقم: ٣٧٦٤٨

اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز فرما دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔

تیسری فصل

امام مہدی علیہ السلام زمین پر معاشی عدل کا وہ نظام نافذ فرمائیں گے کہ اہلِ ارض و سماء سب خوش ہوں گے

۱۔عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جورا و یملک سبع سنین۔(۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہوں گے (یعنی میری نسل سے ہوں گے) ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔)

۲۔عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال تملأ الارض جورا و ظلما فیخرج رجل من عترتی فیملک سبعا او تسعا فیملأ الأرض عدلا و قسطا کما ملئت جورا و ظلما۔(۲)

قال ابو عبداللہ هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

(۱) ابوداؤد، السنن، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۵

(۲) i۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۱۱۶۸۳

ii۔ الحاکم، المستدرک، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۴

(آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانۂ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔

۳۔عن ابی سعیدؓ قال ذکر رسول اللہﷺ بلاء یصیب ھذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی و اھل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا کما ملئت ظلما و جورا یرضی عنہ ساکن السماء و ساکن الارض لاتدع السماء من قطرھا شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من ماءھا شیئا الا اخرجتہ حتی تتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذالک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین۔(۱)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے پھر ویسا ہی بھر دیگا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیدا وار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی وظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔

---

(۱) i۔حاکم، المستدرک، ۴:۵۱۲، رقم: ۸۴۳۸

ii۔معمر بن راشد الازدی، الجامع، ۱۱:۳۷۱

iii۔نعیم بن حماد، الفتن، ۱:۲۵۸، رقم: ۱۰۳۸

iv۔ابوعمر والدانی، السنن الوادہ فی الفتن، ۵:۱۰۴۹، رقم: ۵۶۴

۴۔عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: لو لم يبق من الدنيا إلا ليلة لطول الله تلك ليلة حتى يملك رجل من أهل بيتي يواطى، اسمه اسمي وا سم أبيه اسم أبى، يملؤها قسطا وعدلا كما ملئت ظلماً و جوراً، ويقسم المال بالسوية، ويجعل الله الغنى فى قلوب هذه الأمة، فيمكث سبعا أو تسعا، ثم لا خير فى عيش الحياة بعد المهدى۔(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر دنیا (کے زمانہ) میں صرف ایک رات ہی باقی رہ گئی تو بھی اللہ رب العزت اس رات کو لمبا فرما دے گا یہاں تک کہ میری اہل بیت میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اورعدل سے لبریز کردیں گے جس طرح وہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ مال کو برابر تقسیم کریں گے اور اللہ رب العزت اس امت کے دلوں میں غنا رکھ (پیدا فرما) دے گا۔ وہ سات یا نو سال (تشریف فرما) رہیں گے۔ پھر (امام) مہدی کے (زمانے کے) بعد زندگی میں کوئی خیر (بھلائی) باقی نہیں رہے گی۔

(۱) i۔سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۴

ii۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۳۳، رقم: ۱۰۲۱۶

iii۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۳۵، ۱۰۲۴

iv۔ابوعمرو الدانی، السنن الواردہ فی الفتن، ۵: ۱۰۵۵، رقم: ۵۷۲

چوتھی فصل

تمام اولیاء و ابدال امام مہدی علیہ السلام کے دستِ اقدس پر بیعت کریں گے

۱۔ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ یبایع رجل من امتی بین الرکن والمقام کعدة اهل بدر فیاتیه عصب العراق و ابدال الشام۔(۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکنِ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے:

۲۔ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا زوج النبی ﷺ قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل المدینة هاربا الی مکة فیاتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه و هو کاره فیبایعونه بین الرکن والمقام و یبعث الیه بعث من الشام فیخسف بهم بالبیداء بین مکة والمدینة فاذا رأی الناس ذالک اتاه ابدال الشام و عصائب اهل العراق فیبایعونه ثم ینشؤ رجل من قریش اخواله کلب فیبعث الیهم بعثا فیظهرون علیهم و ذالک کلب

(۱) i۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۴۷۸، رقم: ۸۳۲۸
ii۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۶۰، رقم: ۳۷۲۲۳
iii۔ مناوی، فیض القدیر، ۶: ۲۷۷

والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال و يعمل فی الناس بسنة نبیهﷺ و يلقی الاسلام بجرانه الی الارض فیلبث سبع سنين ثم يتوفی و يصلی عليه المسلمون۔(۱)

قال ابو داؤد و قال بعضهم عن هشام تسع سنين و قال بعضهم سبع سنين.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں

(۱) i۔ابوداؤد، سنن، ۴:۱۰۷، رقم:۴۲۸۶
ii۔احمد بن حنبل، المسند، ۶:۳۱۶، رقم:۲۶۷۳۱
iii۔حاکم، المستدرک، ۴: ۴۷۸، رقم: ۸۳۲۸
iv۔ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۴۶۰، رقم:۳۷۲۲۳
v۔ابویعلی، المسند، ۱۲: ۳۶۹، رقم: ۶۹۴۰
vi۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳:۲۹۵، رقم:۶۵۶
vii۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳:۳۸۹، رقم:۹۳۰
viii۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳:۳۹۰، رقم:۹۳۱
ix۔اسحاق بن راھویہ، المسند، ۱:۱۷۰، رقم:۱۴۱
x۔ابوعمرو الدانی، السنن الواردہ فی الفتن، ۵:۱۰۸۴، رقم: ۵۹۵

گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلۂ کلب میں سے ہوگی خلیفۂ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے۔ اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔

۳۔ و عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ یقول یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من بنی هاشم فیاتی مکة فیستخرجه الناس من بیته و هو کاره فیبا یعوه بین الرکن والمقام فیتجهز الیه جیش من الشام حتی اذا کانوا بالبیداء خسف بهم فیاتیه عصائب العراق وابدال الشام و ینشؤرجل بالشام و اخواله من کلب فیجهز الیه جیش فیهزمهم اللہ فتکون الدائرة علیهم فذالک یوم کلب، الخائب من خاب من غنیمة کلب فیفتح الکنوز و یقسم الاموال و یلقی اللاسلام بجرانه الی الأرض فیعیشون بذالک سبع سنین او قال تسع۔(۱)

اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے

(۱) i۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲:۳۵، رقم: ۱۱۵۳
ii۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۹:۱۷۶، رقم: ۹۴۵۹
iii۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵:۱۵۹، رقم: ۶۷۵۷
iv۔ معمر بن راشد الازدی، الجامع، ۱۱: ۳۷۱

انتخاب پر یہ صورتِ حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ ان پر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ انہیں پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) انہیں گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجراسود و مقام ابراہیم کے درمیان زبردستی انکے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کر لیں گے (اُن کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لئے) شام سے اُن کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکہ و مدینہ کے درمیان میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اُن کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننہال قبیلۂ کلب میں ہوگی اور وہ اپنا لشکر خلیفۂ مہدی کے مقابلہ کے لئے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست سے دوچار فرما دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ پس وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب اموال تقسیم کریں گے اور اسلام پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے، (یعنی جب تک خلیفۂ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا۔)

۴۔ عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال قال رسول اللہ ﷺ المهدی منا اهل البیت یصلحه اللہ تعالیٰ فی لیلة۔(۱)

---

(۱) i۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۳۶۷، رقم: ۴۰۸۵

ii۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۴، رقم: ۶۴۵

iii۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۳۵۹، رقم: ۴۶۵

iv۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۴۴

v۔ بزار، المسند، ۲: ۲۴۳، رقم: ۶۴۴

vi۔ دیلمی، الفردوس، ۴: ۲۲۲، رقم: ۶۶۶۹

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (امام) مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو اس کے لئے مطلوب ہوگا۔

پانچویں فصل

امام مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ علی الاطلاق ہوں گے

۱۔عن ثوبان رضی اللہ عنہ یقتتل ثم کنزکم ثلاثة کلهم ابن خليفة ثم لا يصير الى واحد منهم ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق فيقاتلونكم قتالا لم يقاتله قوم ثم ذكر شيأ فقال اذارأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدى (۱)

قال ابوعبدالله هذا حديث صحيح على شرط الشيخين و وافقه الذهبى

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی

---

(۱) i۔ ابن ماجہ، السنن،۲:۱۳۶۷، رقم:۴۰۸۴

ii۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵:۲۷۷، رقم:۲۲۴۴۱

iii۔ حاکم، المستدرک،۴:۵۱۰، رقم:۸۴۳۲

iv۔ حاکم، المستدرک،۴:۵۴۷، رقم:۸۵۳۱

v۔ دیلمی، الفردوس،۲:۳۲۳، رقم:۳۴۷۰

vi۔ رویانی، المسند، ۱:۴۱۷، رقم:۶۳۷

vii۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱:۳۱۱، رقم:۸۹۶

کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لئے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلا شبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

ضروری وضاحت

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری شرح بخاری ج۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ''**یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذهب**'' (۱) ''قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہوکر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دیگا'' تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

۲۔ عن حذیفة رضی اللہ عنہ: قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ''المھدی رجل من ولدی، لونه لون عربی، و جسمه جسم إسرائیلی، علی خده الأیمن خال کأنه کوکب دری، یملأ الأرض عدلا کما ملئت جوراً، یرضی فی خلافته أهل الأرض و أهل السماء والطیر فی الجو۔(۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مھدی میری اولاد میں سے ہونگے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی

---

(۱) i۔ بخاری، الصحیح، ۶: ۲۶۰۵، رقم: ۶۷۰۲
ii۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۲۱۹، رقم: ۲۸۹۴
iii۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۶۹۸، رقم: ۲۵۶۹
iv۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۱۱۵، رقم: ۴۳۱۳

(۲) i۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۶
ii۔ دیلمی، الفردوس، ۴: ۲۲۱، رقم: ۶۶۶۷

ساخت اسرائیلی ہوگی۔ انکے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ (مھدی) زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی انکی خلافت پر اہلِ زمین اور اہلِ آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہونگے۔

۳۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قال: یخرج فی آخر الزمان خلیفة یعطی الحق بغیر عدد۔(۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''آخری زمانے میں ایک خلیفہ (مھدی) تشریف لائیں گے جو بغیر حساب کے (لوگوں کو ان کا) حق عطا فرمائیں گے۔

(۱) i۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۴
ii۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۴۰
iii۔ دیلمی، الفردوس، ۵: ۵۰۱، رقم: ۸۹۱۸
iv۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۵۷، رقم: ۱۰۳۲

چھٹی فصل

امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے دین کو پھر غلبہ واستحکام نصیب ہوگا

١ ۔ عن ابی الطفیل عن محمد بن الحنفیة قال: کنا عند علی رضی الله عنه فسألهٔ رجل عن المهدی فقال علی رضی الله عنه: هیهات ثم عقد بیده سبعا فقال: ذاک یخرج فی آخر الزمان اذا قال الرجل الله الله قتل فیجمع الله تعالٰی له قوما قزع کقزع السحاب یؤلف الله قلوبهم لا یستوحشون الی احد ولا یفرحون باحد یدخل فیهم علی عدة اصحاب بدر لم یسبقهم الاولون ولا یدرکهم الآخرون و علی عدد اصحاب طالوت الذین جاوزوا معه النهر قال ابن الحنفیة: اتریده قلت: نعم قال: انه یخرج من بین هذین الخشبتین قلت لا جرم والله لا ادیمهما حتی اموت فمات بها یعنی بمکة حرسها الله تعالٰی۔ (١)

قال ابو عبدالله الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ووافقه الذهبی

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے (امام) مہدی کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بر بنائے لطف) فرمایا۔ دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مہدی کا ظہور آخر زمان میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالٰی ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق

---

(١) حاکم، المستدرک، ۴: ۵۹۶، رقم: ۸۶۵۹

ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت و الفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے خوفزدہ ہوں گے اور نہ کسی کے انعام کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایک ایسی (خاص) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دوستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہی کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات مکہ معظّمہ ہی میں ہوئی۔

۲. عن علی الهلالی رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال لفاطمة: ''يا فاطمة والذی بعثنی بالحق إن منهما. يعنی من الحسن والحسين. مهدی هذه الأمة، إذا صارت الدنيا هرجا و مرجا و تظاهرت الفتن و تقطعت السبل و أغار بعضهم علی بعض فلا کبير يرحم صغيراً و لا صغير يوقر کبيراً بعث الله عند ذلک منهما من يفتح حصون الضلالة و قلوبا غلفا، يقوم بالدين فی آخر الزمان کما قمت فی أول الزمان، و يملأ الأرض عدلا کما ملئت جوراً''۔(۱)

حضرت علی الھلالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمة

---

(۱) i۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۶، ۶۷

ii۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۷، رقم: ۲۶۷۵

الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا ''اے فاطمہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا بے شک ان دونوں یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہما (کی اولاد) میں سے اس امت کے مہدی پیدا ہونگے۔ جب دنیا فتنہ وفساد کا شکار ہوجائیگی اور فتنوں کا ظہور ہوگا، اور راستے کٹ جائیں گے اور لوگ ایک دوسرے پر حملہ آور ہونگے۔ کوئی بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور کوئی چھوٹا بڑے کی عزت نہیں کرے گا تو اللہ رب العزت اس وقت ان دونوں (حسن وحسین کی اولاد) میں سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح کریں گے اور بند دلوں کو کھولیں گے اس امت کے آخری زمانے میں دین کو قائم کریں گے جس طرح میں نے (اس امت کے) ابتدائی زمانے میں قائم فرمایا ہے اور وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم سے بھری ہوگی۔

٣.عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه: سمعت رسول الله ﷺ يقول: "يخرج رجل من أهل بيتي يقول بسنتي، ينزل الله له القطر من السماء، و تخرج له الأرض من بركتها، تملأ الأرض منه قسطا و عدلا كما ملئت جوراً و ظلماً، يعمل على هذه الأمة سبع سنين، و ينزل بيت المقدس''۔(١)

سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''میری اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہونگے جو میری

— iii۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ٦: ٣٢٨، رقم: ٦٥٤٠

iv۔ هیثمی، مجمع الزوائد، ٩: ١٦٥

(١) i۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ٢: ٦٢

ii۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ٢: ١٥، رقم: ١٠٧٥

iii۔ هیثمی، مجمع الزوائد، ٧: ٣١٧

سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت ان کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کیلئے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اگل دے گی)۔ زمین ان کے ذریعے عدل وانصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔‘‘

۴. عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال: ’’حدثنی خلیلی أبو القاسم ﷺ قال: لا یقوم الساعة حتی یخرج علیھم رجل من أھل بیتی، فیضربھم حتی یرجعوا إلی الحق، قلت: و کم یملک؟ قال: خمساً و اثنین‘‘۔(۱)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ’’مجھے میرے خلیل ابو القاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ’’قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری اہل بیت سے ایک شخص ظاہر نہ ہونگے جولوگوں کا مقابلہ کریں گے حتی کہ وہ حق کی طرف رجوع کرلیں گے‘‘ میں نے عرض کی۔ وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ ا نے ارشاد فرمایا۔ پانچ اور دو (یعنی سات سال)۔

۵۔ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال یکون فی امتی خلیفة یحثی المال فی الناس حثیا لا یعدہ عدا ثم قال والذی نفسی بیدہ لیعودن۔(۲)

---

(۱) i۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۲
ii۔ ابویعلی، المسند، ۱۲: ۱۹، رقم: ۳۳۳۵
iii۔ ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۵

(۲) i۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۵۰۱، رقم: ۸۴۰۰
ii۔ ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۶، رقم:
iii۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۶۲، رقم: ۱۰۵۵

رواه البزار و رجاله رجال الصحيح۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کئے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا۔)

ساتویں فصل

امام مہدی علیہ السلام کا دورِ حکومت معاشی خوشحالی اور عوام میں وسائل کی منصفانہ تقسیم کے اعتبار سے بے مثال ہوگا

۱۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: یخرج فی آخر امتی المھدی یسقیه اللہ الغیث و یخرج الارض نباتها و یعطی المال صحاحا و تکثر الماشیة و تعظم الامة یعیش سبعا او ثمانیا یعنی حججا۔(۱)

قال ابو عبداللہ ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ و وافقه الذھبی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے آخری دور میں مہدی پیدا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانۂ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور امت کی عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔

۲۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ابشرکم بالمھدی یبعث فی امتی علی اختلاف من الناس و زلزال فیملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما یرضی عنه ساکن السماء و ساکن الارض یقسم المال صحاحا، قال له رجل ما صحاحا؟ قال بالسویة بین

(۱) حاکم، المستدرک، ۴:۶۰۱، رقم:۸۶۷۳

الناس و يملأ الله قلوب امة محمد ﷺ غنى و يسعهم عدله حتى يأمر مناديا فينادى فيقول: من له فى المال حاجة؟ فما يقوم من الناس الا رجل واحدفيقول له! ائت السدان يعنى الخازن فقل له ان المهدى يامرک ان تعطينى مالا فيقول له احث فيحثى حتى اذا جعله فى حجره و ائتزره ندم فيقول كنت اجشع امة محمد ﷺ نفسا او عجز عنى ماوسعهم؟ قال فيرده فلا يقبل منه فيقال له انا لا نأخذ شيئا اعطيناه فيكون كذالک سبع سنين او ثمان سنين او تسع سنين ثم لا خير فى العيش بعده اوقال ثم لا خير فى الحياة بعده۔(۱)

رواه الترمذى و غيره باختصار كثير و رواه احمد باسانيده و ابو يعلى باختصار كثير و رجالهما ثقات

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجے جائیں گے تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے ان سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے (یعنی اپنی عطا میں وہ کسی سے امتیاز نہیں برتیں گے) اللہ تعالیٰ (اُن کے دورِ خلافت میں) میری امت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اُن کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دیں گے کہ عام اعلان کردے کہ جسے مال کی حاجت ہو (وہ مہدی کے پاس آ جائے اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے فرمائیں گے، خازن کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا

(۱) i۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳:۳۷، رقم:۱۱۳۴۴

ii۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳:۵۲، رقم:۱۱۵۰۲

iii۔ ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷:۳۱۴

تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں (حسب تمنا) بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لئے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وافی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ (امام) مہدی عدل و انصاف اور احسان و عطا کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے۔ ان کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خیر (یعنی لطفِ زندگی باقی) نہیں (رہے گا)۔

۳۔ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال ذکر رسول الله ﷺ المهدی قال ان قصر فسبع والاثمان والافتسع ولیملأن الأرض قسطا کما ملئت ظلما و جورا (۱) رواه البزار و رجاله ثقات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

۴۔ عن جابر رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال یکون فی امتی خلیفة یحثی المال فی الناس حثیا لا یعده عدا ثم قال والذی نفسی بیده لیعودن (۲)

(۱) ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷:۳۱۶

(۲) i۔ حاکم، المستدرک، ۴:۵۰۱، رقم: ۸۴۰۰
ii۔ ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷:۳۱۶، رقم:
iii۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱:۳۶۲، رقم: ۱۰۵۵

رواہ البزار و رجالہ رجال الصحیح۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کئے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا۔)

۵۔ و عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی امتی المھدی ان قصر فسبع و الاثمان والا فتسع تنعم امتی فیھا نعمۃ لم ینعموا مثلھا یرسل السماء علیھم مدرارا ولا یدخر الارض شیئا من النبات والمال کدوس یقوم الرجل یقول یامھدی اعطنی فیقول خذہ۔(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا (انکی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اُن کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسبِ ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔

۶۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی امتی

(۱) i۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵:۳۱۱، رقم: ۵۴۰۶
ii۔ ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷:۳۱۷

المهدی ان قصرفسبع والا فتسع تنعم امتی فیه نعمة لم ینعموا مثلها قط تؤتی الارض اکلها لاتدخرعنهم شیئا والمال یومئذ کدوس. یقوم الرجل یقول یا مهدی اعطنی فیقول خذ۔(۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک رہے گا۔ ان کے زمانے میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار ان کے لئے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتی کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اٹھالے۔

۷۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال خشینا ان یکون بعد نبینا حدث فسألنا نبی اللہ ﷺ قال ان فی امتی المهدی یخرج یعیش خمسا او سبعا او تسعا زید الشاک، قال قلنا و ما ذالک قال سنین قال فیجیئ الیه الرجل فیقول یا مهدی اعطنی اعطنی قال فیحثی له فی ثوبه ما استطاع ان یحمله۔(۲)

هذا حدیث حسن

---

(۱) i۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۳۶۶، رقم: ۴۰۸۳
ii۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۵
iii۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۵۱۲، رقم: ۳۷۶۳۸
iv۔ ابوعمرو الدانی، السنن الواردہ فی الفتن، ۵: ۱۰۳۵، رقم: ۵۵۰
(۲) i۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۵۰۶، رقم: ۲۲۳۲
ii۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۱، رقم: ۱۱۱۷۹

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد وقوع حوادث کے خیال سے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کے بعد کیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں مہدی ہوگا جو پانچ سات یا نو تک حکومت کرے گا (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا (اس عدد سے مراد) سال ہیں۔ ان کا زمانہ ایسی خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آ کر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ امام مہدی ہاتھ بھر بھر کر اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔

آٹھویں فصل

امام مہدی علیہ السلام کی ولایت و سلطنت انعاماتِ الٰہیہ کی کثرت کے لحاظ سے عدیم المثال ہو گی

ا۔ حدثنا عبداللہ بن نمیر ثنا موسی الجهنی ثنی عمر بن قیس الماصر ثنی مجاهد ثنی فلان رجل من اصحاب النبی ﷺ ان المهدی لا یخرج حتی تقتل النفس الزکیة فاذا قتلت النفس الزکیة غضب علیهم من فی السماء ومن فی الارض فاتی الناس المهدی فزفوه کما تزف العروس الی زوجها لیلة عرسها و هو یملأ الارض قسطا و عدلا ویخرج الارض نباتها و تمطر السماء مطرها وتنعم امتی فی ولایته نعمة لم تنعمها قط۔(ا)

امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ''نفس زکیہ'' کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ (امام) مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور (امام) مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور میری امت پر ان کی ولایت و سلطنت میں اس قدر نعمتیں نازل ہوں گی کہ اتنی نعمتوں سے اسے پہلے کبھی نہیں نوازا گیا ہوگا۔

ضروری وضاحت: ایک نفس زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۱۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔

(ا) ابن ابی شیبہ، المصنف: ۷: ۵۱۴، رقم: ۳۷۶۵۳

حدیث بالا میں مشہود ''نفس زکیہ'' سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ اس نام کے ایک اور بزرگ ہوں گے جو ظہور امام مہدیؓ کے زمانہ سے قبل ہوں گے۔

۲۔ عن ابی ہریرةؓ ان رسول اللهﷺ قال یکون فی امتی المهدی ان قصر فسبع والافثمان والافتسع تنعم امتی فیه نعمة لم ینعموا مثلها یرسل الله السماء علیهم مدرارا ولا تدخر الارض بشئ من النبات و المال کدوس یقوم الرجل فیقول یا مهدی اعطنی فیقول خذه۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت میں (امام) مہدی ہونگے جن کا زمانہ اگر کم ہوا تو سات سال ورنہ آٹھ یا نوسال ہوگا مہدی کے زمانے میں میری امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ اللہ رب العزت آسمان سے (حسب ضرورت) بارش نازل فرمائے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ اور مال کھلیان کی طرح پڑا ہوگا۔ ایک آدمی اُٹھ کر عرض کرے گا اے مہدی مجھے عطا فرمائیں تو آپ ارشاد فرمائیں گے (اپنی مرضی کے مطابق) لے لو۔

۳۔عن علیؓ قال: "قلت: یا رسول الله أمنا آل محمد المهدی أم من غیرنا؟ فقال: لا، بل منا، یختم الله به الدین کما فتح بنا، و بنا ینقذون من الفتنة کما أنقذوا من الشرک، وبنا یؤلف الله بین قلوبهم بعد عداوة الفتنة کما ألف بین قلوبهم بعد عداوة الشرک، و بنا یصبحون بعد عداوة

(۱) i- طبرانی، المعجم الاوسط، ۵:۳۱۱، رقم:۵۴۰۶
ii- ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷:۳۱۷

الفتنة إخوانا كما أصبحوا بعد عداوة الشرک إخواناً فی دینهم“(۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ میں نے (حضور ﷺ کی خدمت میں) عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ کیا (امام) مہدی ہم آل محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہونگے۔ اللہ رب العزت ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائیگا جس طرح انہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ انکے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت و الفت پیدا فرمائیگا۔ جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد انکے دلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (وفساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہوجائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔

---

(۱) i۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۱

ii۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۵۶، رقم: ۱۵۷

iii۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۰، رقم: ۱۰۸۹

iv۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۰

v۔ ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۷۱

نویں فصل

حضرت عیسی علیہ السلام بھی امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے

۱۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ اُمّت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابو الحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

(فتح الباری، ج ۶، ص ۴۹۳)

۲۔ عن جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیمۃ قال و ینزل عیسی ابن مریم علیہ السلام فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا، ان

---

(۱) i- بخاری، الصحیح، ۳: ۱۲۷۲، رقم: ۳۲۶۵

ii- مسلم، الصحیح، ۱: ۱۳۶، رقم: ۱۵۵

iii- ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۱۳، رقم: ۶۸۰۲

بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ هذه الامة۔(۱)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی حضرت جابر ﷺ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا ''آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تمہارا بعض، بعض پر امیر ہے'' (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔)

۳۔ عن جابر ﷺ قال قال رسول اللہ ﷺ یخرج الدجال فی خفة من الدین و ذکر الدجال ثم قال ثم ینزل عیسی ابن مریم علیہ السلام فینادی من السحر فیقول یا ایها الناس ما یمنعکم ان تخرجوا الی هذا الکذاب الخبیث فیقولون هذا رجل جنی فینطلقون فاذا هم بعیسی ابن مریم علیہ السلام فتقام الصلوة فیقال له تقدم یا روح اللہ فیقول لیتقدم امامکم فلیصل بکم فاذا صلوا صلوة الصبح خرجوا الیه قال فحین یراه الکذاب ینماث کما

---

(۱) i۔ مسلم، الصحیح، ۱: ۱۳۷، رقم: ۱۵۶

ii۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۳۱، رقم: ۶۸۱۹

iii۔ ابن منده، الایمان، ۱: ۵۱۷، رقم: ۴۱۸

iv۔ ابن جارود، المنتقی، ۱: ۲۵۷، رقم: ۱۰۳۱

v۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹: ۱۸۰

vi۔ ابوعوانہ، المسند، ۱: ۹۹، رقم: ۳۱۷

ینماث الملح فی الماء۔(۱)

(رواہ الحاکم فی المستدرک و قال ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وقال الشیخ الذھبی فی تلخیصہ ھو علی شرط مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دین کے کمزور ہوجانے کی حالت میں دجال نکلے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسی ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو! تمہیں اس جھوٹے خبیث (دجال) سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جناتی مخلوق ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انہیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ! امامت کے واسطے آگے تشریف لایئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے'' (اور اس وقت کے امام سیدنا مہدی ہوں گے)۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوجائیں گے تو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں) دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (خوف کے مارے) نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلنے لگے گا۔

۴۔ عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ مرفوعا فقالت ام شریک بنت ابی العکر یا رسول اللہ ﷺ فاین العرب یومئذ؟ قال ھم یومئذ قلیل و جلھم ببیت المقدس وامامھم رجل صالح قد تقدم یصلی بھم الصبح اذ نزل علیھم ابن مریم الصبح فرجع ذلک الامام ینکص یمشی القھقری لیتقدم عیسی ابن مریم یصلی بالناس فیضع عیسی یدہ بین کتفیہ ثم یقول لہ تقدم فصل فانھا لک اقیمت فیصلی بھم امامھم۔(۲)

(۱) i- احمد بن حنبل، المسند، ۳:۳۶۷، رقم: ۱۴۹۹۷

ii- ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۴۴

(۲) ابن ماجہ، السنن، ۲:۱۳۶۱، رقم: ۴۰۷۷

اسنادہ قوی و اما فی الحدیث و امامھم رجل صالح فالمراد بہ المھدی کما جاء التصریح بہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام وامیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو انکے امام (مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔

۵۔ عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ مرفوعا و ینزل عیسی ابن مریم علیہ السلام عند صلوۃ الفجر فیقول لہ الناس یاروح اللہ تقدم فصل بنا فیقول انکم معاشر امۃ محمد امراء بعضکم علی بعض فتقدم انت فصل بنا فیتقدم الامیر فیصلی بھم۔(۱)

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو لوگ ان سے عرض کریں گے۔ اے روح اللہ آگے تشریف لایئے، اور ہمیں نماز پڑھایئے، تو

---

(۱) i- حاکم، المستدرک، ۴: ۵۲۴، رقم: ۸۴۷۳

ii- طبرانی، المعجم الکبیر، ۹: ۶۰، رقم: ۸۳۹۲

عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''تم امت محمد یہ کے لوگ ہو۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے پس آپ ہی آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں'' تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

٦۔ عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ قال المهدی الذی ینزل علیه عیسی ابن مریم و یصلی خلفه عیسی۔(١)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام امام مہدی کے بعد نازل ہوں گے اوران کے پیچھے (ایک) نماز ادافرمائیں گے۔

٧۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منا الذی یصلی عیسی ابن مریم خلفه۔(٢)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسی امت میں سے ایک شخص ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز ادافرمائیں گے۔

٨۔عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یلتفت المهدی و قد نزل عیسی ابن مریم کانما یقطر من شعره الماء فیقول المهدی تقدم صل بالناس فیقول عیسی علیہ السلام انما اقیمت الصلوة لک فیصلی خلف رجل

(١) i- نعیم بن حماد، الفتن، ١:٣٧٣، رقم:١١٠٣

ii- سیوطی، الحاوی للفتاوی، ٢:٧٨

(٢) i- محمد بن ابی بکر الدمشقی، المنار المنیف، ١:١٤٧، رقم:٣٣٧

ii-سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ٢:٦٤

من و لدی۔(۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اتر چکے ہوں گے ان کو دیکھ کر یوں معلوم ہوگا گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اس وقت امام مہدی ان کی طرف مخاطب ہوکر عرض کریں گے تشریف لائیے اور لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے۔ وہ فرمائیں گے اس نماز کی اقامت تو آپ کیلئے ہوچکی ہے اس لئے نماز تو آپ ہی پڑھائیں چنانچہ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) یہ نماز میری اولاد میں سے ایک شخص کے پیچھے ادا فرمائیں گے۔

۹۔ عن ابن سیرین قال المهدی من هذه الامة و هو الذی یؤم عیسی ابن مریم علیهما السلام۔(۲)

ابن سیرین سے روایت ہے کہ (امام) مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی امامت سرانجام دیں گے۔

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۸۱

(۲) i- ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۴۹

ii- نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۳، رقم: ۱۱۰۷

دسویں فصل

امام مہدی علیہ السلام کی اطاعت واجب اور تکذیب کفر ہوگی

۱۔عن شهر بن حوشب رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: فی المحرم ينادى من السماء: ألا إن صفوة الله فلان، فاسمعوا له وأطيعوا، فی سنة الصوت والمعمعة۔(۱)

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا"محرم (کے مہینے) میں آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا۔خبردار (آگاہ ہوجاؤ) بیشک فلاں بندہ اللہ رب العزت کا چنا ہوا (منتخب کردہ) شخص ہے۔پس تم ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

۲۔عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من كذب بالدجال فقد كفر، ومن كذب بالمهدى فقد كفر۔(۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جس شخص نے دجال (کے آنے) کا انکار کیا یقیناً اس نے کفر (کا ارتکاب) کیا۔اور جس نے (امام) مہدی (کے تشریف لانے) کا انکار کیا یقیناً اس نے (بھی) کفر کیا۔

(۱) i- نعیم بن حماد، الفتن، ۱:۲۲۶، رقم:۶۳۰
ii- نعیم بن حماد، الفتن، ۱:۳۳۸، رقم:۹۸۰
iii- سیوطی، الحاوی للفتاوی،۲:۶۷

(۲) سیوطی، الحاوی للفتاوی،۲:۸۳

۳۔عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ : یخرج المہدی و علی رأسه عمامة، فیأتی مناد ینادی: ھذا المہدی خلیفة اللہ فاتبعوہ۔(۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (امام) مہدی تشریف لائیں گے اور ان کے سر پر عمامہ ہوگا۔ پس ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا کہ یہ مہدی ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں۔سو تم ان کی اتباع و پیروی کرو۔

---

(۱) i- سیوطی، الحاوی للفتاوی،۲:۶۱
ii- طبرانی، مسند الشامیین ،۲:۷۱،رقم:۹۳۷
iii- دیلمی،الفردوس،۵:۵۱۰ ،رقم:۸۹۲۰

گیارھویں فصل

امام آخرالزمان علیہ السلام، مہدی الارض والسماء ہوں گے اوران کے لئے آسمانی وزمینی علامات کا ظہور ہوگا

١ ـ عن سلمان بن عيسى قال: بلغني أنه على يدى المهدى يظهر تابوت السكينة من بحيرة طبرية حتى يحمل فيوضع بين يديه ببيت مقدس، فإذ نظرت إليه اليهود أسلمت إلا قليلا منهم۔(١)

حضرت سلمان بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بحیرہ طبریہ سے (امام) مہدی کے ذریعے تابوت سکینہ ظاہر ہوگا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس میں آپ کے سامنے اسے اٹھا کر رکھ دیا جائیگا۔ جب یہود اس (تابوت) کو دیکھیں گے تو چندلوگوں کے سوا تمام اسلام قبول کرلیں گے۔

٢ ـ عن كعب رضی اللہ عنہ قال: يطلع نجم من المشرق قبل خروج المهدى، له ذنب يضيء۔(٢)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ امام مہدی کے خروج (ظہور) سے پہلے جانبِ مشرق سے ایک ستارہ طلوع ہوگا جسکی چمکتی ہوئی دم ہوگی۔

---

(١) i ـ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ٢:٨٣
ii ـ نعیم بن حماد، الفتن، ١:٣٦٠، رقم:١٠٥٠
(٢) i ـ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ٢:٨٢
ii ـ نعیم بن حماد، الفتن، ١:٢٢٩ رقم:٦٤٢

۳۔ عن شریکؓ قال: بلغنی أنه قبل خروج المهدی ینکسف القمر فی شهر رمضان مرتین۔(۱)

حضرت شریکؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ (امام) مھدی کے خروج (ظہور) سے پہلے رمضان المبارک کے مہینے میں دو مرتبہ چاند گرھن ہوگا۔

۴۔ عن علیؓ، قال: إذا نادی مناد من السماء إن الحق فی آل محمد فعند ذلک یظهر المهدی علی أفواه الناس، و یشربون حبه، ولا یکون لهم ذکر غیره۔(۲)

حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ''جب آسمان سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ حق آل محمد میں ہے تو اس وقت لوگوں کی زبانوں پر (امام) مھدی کا ظہور ہوگا۔ اور لوگوں کو انکی محبت (اسطرح) پلا دی جائیگی کہ وہ انکے سوا کسی (اور) کا تذکرہ نہیں کریں گے۔

۵۔عن ثوبانؓ قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا رأیتم الرایات السود قد أقبلت من خراسان فأتوها ولو حبوا علی الثلج، فإن فیها خلیفة

(۱) i۔سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۸۲

ii۔نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۲۹، رقم: ۶۴۲

(۲) i۔سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۸

ii۔نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۳۴، رقم: ۹۶۵

اللہ المہدی“(۱)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں (کا قافلہ) آتے ہوئے دیکھو تو اس میں ضرور شامل ہو جانا اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

۶۔عن أبی الجلد قال: تکون فتنة بعدھا فتنة، الأولی فی الآخرة کثمرة السوط یتبعھا ذباب السیف، ثم یکون بعد ذلک فتنة استحل فیھا المحارم کلھا، ثم تأتی الخلافة خیر أھل الأرض وھو قاعد فی بیته۔(۲)

حضرت ابو الجلد سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک فتنہ (برپا) ہوگا جس کے بعد ایک (اور) فتنہ ہوگا۔ پہلا (فتنہ) دوسرے (فتنہ) کے ساتھ بالکل ویسے ہوگا جیسے کوڑے کا تسمہ۔ پھر اسکے بعد تلواروں کی دھاریں ہونگی۔ اس کے بعد پھر ایک (اور) فتنہ ہوگا جس میں تمام محارم (اللہ کی حرام کردہ چیزوں) کو حلال کر دیا جائے گا۔ پھر تمام زمین والوں میں سب سے بہتر شخص کے ذریعے خلافت آئے گی جبکہ وہ (خلیفہ) اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے ہونگے۔

---

(۱) i۔ ابن ماجہ، السنن، ۲: ۱۳۶۷، رقم: ۴۰۸۴
ii۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۷، رقم: ۲۲۴۴۱
iii۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۱۱، رقم: ۸۹۶
iv۔ دیلمی، الفردوس، ۲: ۳۲۳، رقم: ۳۴۷۰
v۔ ابو عمرو الدانی، السنن الواردہ فی الفتن، ۵: ۱۰۳۲، رقم: ۵۴۸
vi۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۳

(۲) i- ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۵۳۱، رقم: ۳۷۷۵۴
ii- سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۵

۷۔عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال: یحج الناس معا، و یعرفون معا، علی غیر إمام، فبینا ھم نزول بمنی إذ أخذھم کالکلب، فثأرت القبائل بعضھم إلی بعض، فاقتتلوا حتی تسیل العقبة دماً، فیفزعون إلی خیرھم فیأتونه وھو ملصق وجھه إلی الکعبة، یبکی کأنی أنظر إلی دموعه، فیقولون: ھلم إلینا، فلنبایعک، فیقول: ویحکم کم من عھد نقضتموه، وکم من دم سفکتموه! فیبایع کرھا؛ فإن أدرکتموه فبایعوه؛ فإنه المھدی فی الأرض والمھدی فی السماء۔(۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگ اکٹھے حج (ادا) کریں گے اور بغیر امام کے عرفات میں اکٹھے ہونگے۔ پس منیٰ میں ان کے نزول کے دوران ایک فتنہ انہیں کتے کی طرح دبوچ لے گا (جس کی وجہ سے مختلف) قبائل ایک دوسرے پر چڑھائی کردیں گے۔ پس وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ گھاٹی خون سے بہنے لگے گی (اس گھبراہٹ کے عالم میں) وہ سب سے بہتر ہستی کی پناہ لینے کیلئے ان کی بارگاہ میں حاضر ہونگے جبکہ وہ کعبۃ اللہ سے اپنا چہرہ لگائے رو رہے ہونگے گویا میں ان کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں۔ پس وہ ان کی خدمت میں عرض کریں گے۔ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں وہ فرمائیں گے تم پر افسوس تم نے کتنے ہی عہد توڑے ہیں اور کتنے ہی خون بہائے ہیں! پس وہ مجبورا ان کی بیعت قبول فرمائیں گے۔ اگر تم اس ہستی کو پالو تو ان کی بیعت کرنا کیونکہ وہ زمین میں مہدی ہونگے اور آسمان میں بھی مہدی ہونگے۔

(۱) i- سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲:۷۶
ii- نعیم بن حماد، الفتن، ۱:۲۲۷، رقم: ۶۳۲
iii- نعیم بن حماد، الفتن، ۱:۳۴۱، رقم: ۹۸۷
iv- ابوعمرو الدانی، السنن الواردہ فی الفتن، ۵:۱۰۴۴، رقم: ۵۶۰

بارھویں فصل

امام مہدی علیہ السلام روئے زمین پر بارھویں امام اور آخری خلیفۃ اللہ ہوں گے

ا۔ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله يقول: لايزال هذا الدين قائماً حتى يكون عليكم اثنا عشر خليفة كلهم تجتمع عليه الامة. فسمعت كلاماً من النبى صلی اللہ علیہ وسلم لم افهمه، قلتُ لأبى: ما يقول؟ قال: كلهم من قريش۔(۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہونگے۔ ان تمام پر امت مجتمع ہوگی پھر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ) گفتگو سنی جسے میں سمجھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے باپ سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرما رہے ہیں میرے باپ نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے''وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہونگے۔''

۲۔عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله يقول: لايزال هذا الدين عزيزا الى اثنى عشر خليفة قال: فكبر الناس و ضجوا، ثم قال كلمة خفية قلت لابى: يا ابت ما قال؟ قال:كلهم من قريش۔(۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ

---

(۱) ابو داؤد، السنن،۴:۱۰۶، رقم:۴۲۷۹

(۲) ابوداؤد، السنن،۴:۱۰۶،رقم:۴۲۸۰/۴۲۸۱

ﷺ کوارشاد فرماتے ہوئے سنا ''یہ دین بارہ خلفاء کے آنے تک غالب رہے گا'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اس پر) لوگوں نے (بلند آواز) سے ''اللہ اکبر'' کہا اور شور برپا ہوگیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آواز میں ایک کلمہ ارشاد فرمایا۔ میں نے اپنے باپ سے عرض کیا۔ اباجان! آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ (انہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے''وہ سب (بارہ خلفاء) قریش میں سے ہونگے''۔

امام سیوطیؒ الحاوی للفتاوی میں ابوداؤد کی مذکورہ بالا روایات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تنبیہ: عقد أبو داود فی سننه بابا فی المهدی و أورد فی صدره حدیث جابر بن سمرة عن رسول الله ﷺ : "لا یزال هذا الدین قائماً حتی یکون اثنا عشر خلیفة کلهم تجتمع علیه الأمة" و فی روایة "لا یزال هذا الدین عزیزًا إلی اثنی عشر خلیفة کلهم من قریش"، فأشار بذلک إلی ماقاله العلماء إن المهدی أحد الاثنی عشر ۔(۱)

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں امام مہدی پر ایک باب باندھا ہے جس کے شروع میں رسول اللہ ﷺ سے حضرت جابر بن سمرہ کی روایت درج فرمائی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلفاء ہونگے جن پر یہ امت مجتمع ہوگی'' اور ایک دوسری روایت میں ہے''یہ دین بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔ اور وہ تمام خلفاء قریش سے ہونگے''

امام ابوداؤد نے گویا یہ باب باندھ کر علماء کے اس قول کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ امام مہدی ان بارہ خلفاء میں سے ایک ہیں۔

---

(۱) i- سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲:۸۵

ii- ابو داؤد، السنن، ۴:۱۰۶، رقم:۴۲۷۹

امام سیوطی نے اس سے واضح طور پر یہ استنباط فرمایا ہے کہ امام مہدی روئے زمین پر بارھویں اور آخری امام ہوں گے کیونکہ ابو داؤد، امام مہدی کے بارے باب کا آغاز ان دو احادیث سے کرکے پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث لائے ہیں

عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: المهدى من عترتى من ولد فاطمة۔(۱)

کہ "امام مہدی میری عترت اور اولاد فاطمہ سے ہوں گے" اور اس سے پہلے وہ حدیث بھی لائے ہیں جس میں ارشاد ہے کہ قیامت میں سے خواہ ایک ہی دن کیوں نہ بچ جائے اللہ رب العزت میری اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو بھیجے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر دی گئی تھی۔

۳۔عن أبى سعيد رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: يكون عند انقطاع من الزمان و ظهور من الفتن رجل يقال له المهدى، يكون عطاؤه هنيئا۔(۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں جب بہت سے فتنے ظاہر ہونگے تو اس وقت ایک آدمی ہوگا جس کو "المھدی" کہا جائیگا۔ انکی عطائیں (بڑی) خوشگوار ہونگی۔

۴۔ عن الزهرى قال: (اذا) التقى السفيانى والمهدى للقتال يومئذ يسمع صوت من السماء:ألا إن أولياء الله أصحاب فلان. يعنى المهدى. وقالت أسماء بنت عميس: إن أمارة ذلک اليوم أن كفا من

---

(۱) ابو داؤد، السنن، ۴، ۱۰۶، رقم: ۴۲۸۴

(۲) سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۳

السماء مدلاة ينظر إليها الناس۔(۱)

امام الزھری سے روایت ہے آپ نے فرمایا جب سفیان (کا لشکر) اور امام مہدی علیہ السلام کا لشکر قتال کے لئے آمنے سامنے ہونگے۔تو اس دن آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی۔

خبردار! (آگاہ رہو) بیشک (امام) مہدی کے احباب ہی اللہ کے ولی اور دوست ہیں۔اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس دن کی علامت یہ ہوگی کہ آسمان سے لٹکا ہوا ہاتھ نظر آئیگا جس کو (تمام) لوگ دیکھیں گے۔

۵۔عن علی رضی اللہ عنہ قال: قلت: یا رسول الله أمنا آل محمد المهدی أم من غیرنا؟ فقال: لا، بل منا، یختم الله به الدین کما فتح بنا، و بنا ینقذون من الفتنة کما أنقذوا من الشرک، وبنا یؤلف الله بین قلوبهم بعد عداوة الفتنة کما ألف بین قلوبهم بعد عداوة الشرک، و بنا یصبحون بعد عداوة الفتنة إخوانا کما أصبحوا بعد عداوة الشرک إخواناً فی دینهم۔(۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ میں نے (حضور ﷺ کی خدمت میں) عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا (امام) مھدی ہم آل محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم میں سے ہونگے۔ اللہ

---

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ،۲:۷۶

(۲) i۔سیوطی، الحاوی للفتاویٰ،۲:۶۱

ii۔طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۵۶، رقم: ۱۵۷

iii۔نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۰، رقم: ۱۰۸۹

iv۔نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۰

v۔ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۷

رب العزت ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا تھا۔ اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائیگا جس طرح انہیں شرک (اور کفر) سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ انکے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد (محبت اور) الفت پیدا فرمائیگا۔ جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد انکے دلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (وفساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔

٦۔عن أرطاة قال: ثم يخرج رجل من أهل بيت النبی ﷺ مهدی حسن السيرة، يغزو مدينة قيصر، وهو آخر أمير من أمة محمد ﷺ، ثم يخرج فی زمانه الدجالُ و ينزل فی زمانه عيسى ابن مريم۔(١)

حضرت ارطاۃ سے مروی ہے پھر اہل بیت نبی ﷺ سے حسن سیرت کے پیکر ایک شخص (امام) مہدی کا ظہور ہوگا جو قیصر روم کے شہر میں جنگ کریں گے اور وہ امت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ کے آخری امیر ہونگے۔ پھر انکے زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا اور انکے زمانہ میں ہی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الحاوی للفتاویٰ'' میں امام منتظر (امام مہدی) کے ظہور کے وقت کے آثار وعلامات درج فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ:

هذه الآثار كلها لخصتها من كتاب ''الفتن'' لنعيم بن حماد، وهو

(١) i۔نعیم بن حماد، ١:٤٠٢، ٤٠٨، رقم: ١٢١٤، ١٢٣٤

ii۔سیوطی، الحاوی، للتفاوی، ٢: ٨٠

أحد الائمة الحفاظ، و أحد شيوخ البخاری۔(۱)

یہ تمام آثار و علامات ہیں جن کی تلخیص میں نے نعیم بن حماد کی کتاب ''الفتن'' سے کی ہے اور وہ (نعیم بن حماد) ائمہ حفاظ میں سے ہیں اور (امام) بخاری کے شیوخ (اساتذہ) میں سے ایک ہیں۔

۷۔عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا ولا یعده عداً۔(۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

۸۔ و عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال یکون فی امتی خلیفة یحثی المال فی الناس حثیا لا یعده عدا ثم قال والذی نفسی بیده لیعودن۔(۳)

رواه البزار و رجاله رجال الصحیح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

---

(۱) سیوطی ،الحاوی للفتاویٰ،۲:۸۰

(۲) سیوطی ، الحاوی للفتاویٰ،۲:۶۰،۶۱

(۳) i۔ حاکم، المستدرک،۴:۵۰۱،رقم:۸۴۰۰

ii۔ ھیثمی ، مجمع الزوائد،۷:۳۱۶، رقم:

iii۔ نعیم بن حماد، الفتن،۱:۳۶۲،رقم: ۱۰۵۵

اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا۔)

۹۔عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ : لو لم يبق من الدنيا إلا ليلة لطول الله تلك ليلة حتى يملك رجل من أهل بيتي يواطي، اسمه اسمي وا سم أبيه اسم أبي، يملؤها قسطا وعدلا كما ملئت ظلماً و جوراً، ويقسم المال بالسوية، ويجعل الله الغنى في قلوب هذه الأمة، فيمكث سبعا أو تسعا، ثم لا خير في عيش الحياة بعد المهدي۔(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر دنیا (کے زمانہ) میں صرف ایک رات ہی باقی رہ گئی تو بھی اللہ رب العزت اس رات کو لمبا فرما دے گا یہاں تک کہ میری اہل بیت میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے لبریز کردیں گے جس طرح وہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ مال کو برابر تقسیم کریں گے اور اللہ رب العزت اس امت کے دلوں میں غنا پیدا فرما دے گا۔ وہ سات یا نو سال رہیں گے۔ پھر (امام) مہدی کے (زمانے کے) بعد زندگی میں کوئی خیر (یعنی لطف زندگی باقی) نہیں (رہے گا)۔

(۱) i- سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲:۶۴

ii- طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰:۱۳۳، رقم: ۱۰۲۱۶

iii- طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰:۱۳۵، رقم: ۱۰۲۲۴

iv- ابوعمرو الدانی، السنن الواردہ فی الفتن، ۵:۱۰۵۵، رقم: ۵۷۲

نمبر شمار	احادیث	صفحہ نمبر
1	هو حق و هو من بنی فاطمة رضی اللہ عنہا۔	19
2	نحن و لد عبدالمطلب سادة اهل الجنة انا و حمزة و علی و جعفر و الحسن و الحسين و المهدی۔	19
3	ذکررسول الله ﷺ المهدی و هو من ولد فاطمة۔	20
4	هو رجل من عترتی، يقاتل علی سنتی كما قاتلت أنا علی الوحی۔	20
5	قيل يا رسول اللهﷺ من امام الناس يومئذ قال من ولدی ابن اربعين سنة كان وجهه كوكب دری......	20
6	اسم المهدی محمد۔	21
7	لا تذهب الدنيا حتی يملک العرب رجل من اهل بيتی يو اطی اسمه اسمی۔	22
8	لو لم يبق من الدنيا الا يوما لطول الله ذالک اليوم حتی يلی۔	22,23, 70
9	المهدی من عترتی من ولد فاطمة۔	23,66
10	يكون فی آخر امتی خليفة يحثی المال حثيا ولا يعده عدا......	23
11	لا تقوم الساعة حتی تملأ الارض ظلما ...... ثم يخرج من اهل بيتی من يملأها قسطا و عدلا۔	24

نمبر شمار	احادیث	صفحہ نمبر
12	المهدی منا اهل البيت اشم الأنف أقنى أجلى......	25
13	لو لم يبق من الدهر الا يوم لبعث الله رجلا من اهل بيتی يملأ ها عدلا کما ملئت جورا۔	25
14	المهدی منی اجلى الجبهة اقنى الأنف	27
15	تملأ الارض جورا و ظلما فيخرج رجل من عترتی فيملک سبعاً او تسعاً	27
16	فيبعث الله رجلا من عترتی و اهل بيتی فيملأ به الارض قسطا کما ملئت ظلما و جورا	28
17	يرضی عنه ساکن السماء و ساکن الارض	28
18	ويقسم المال بالسوية، ويجعل الله الغنی فی قلوب هذه الأمة......	29
19	يبايع رجل من امتی بين الرکن والمقام کعدة اهل بدرفياتيه عصب العراق و ابدال الشام	30
20	يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من اهل المدينة هاربا الی مكة	30
21	اتاه ابدال الشام و عصائب اهل العراق فيبايعونه......	30
22	فيقسم المال و يعمل فی الناس بسنة نبيهﷺ	31
23	فيفتح الكنوز و يقسم الاموال و يلقی الاسلام بجرانه الی الأرض	32

نمبر شمار	احادیث	صفحہ نمبر
24	المهدی منا اهل البیت یصلحه الله تعالٰی فی لیلة۔	33
25	یقتتل ثم کنزکم ثلاثة......ثم تطلع الرایات السود من قبل المشرق ...... فبایعوه ولو حبوا علی الثلج فانه خلیفة الله المهدی۔	35
26	المهدی رجل من ولدی، لونه لون عربی...... یرضی فی خلافتة أهل الأرض و أهل السماء	36
27	یخرج فی آخر الزمان خلیفة یعطی الحق بغیر عدد	37
28	فقال علی رضی الله عنه...... ذاک یخرج فی آخر الزمان اذا قال الرجل الله الله قتل فیجمع الله تعالٰی له قوما...... یدخل فیهم علی عدة اصحاب بدر	38
29	یا فاطمة والذی بعثنی بالحق إن منهما. یعنی من الحسن والحسین. مهدی هذه الأمة، إذا صارت الدنیا هرجا و مرجا......	39
30	یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت فی أول الزمان، و یملأ الأرض عدلا کما ملئت جوراً۔	39
31	یخرج رجل من أهل بیتی یقول بسنتی، ینزل الله له القطر من السماء، و تخرج له الأرض من برکتها...... یعمل علی هذه الأمة سبع سنین، و ینزل بیت المقدس۔	40

نمبر شمار	احادیث	صفحہ نمبر
32	لا يقوم الساعة حتى يخرج عليهم رجل من أهل بيتي......	41
33	يكون فى امتى خليفة يحثى المال...... والذى نفسى بيده ليعودن۔	41,69, 70
34	يخرج فى آخر امتى المهدى...... يعطى المال صحاحا و تكثر الماشية و تعظم الامة......	43
35	ابشركم بالمهدى يبعث فى امتى...... يقسم المال صحاحا ...... ثم لا خير فى العيش بعده	43
36	ان قصر فسبع والاثمان والافتسع و ليملأن الأرض قسطا......	45
37	يكون فى امتى المهدى...... تنعم امتى فيها نعمة لم ينعموا مثلها......	46
38	يكون فى امتى المهدى...... تؤتى الارض اكلها لاتدخرعنهم شيئا والمال يومئذ كدوس......	46,47
39	ان فى امتى المهدى يخرج......فيجيئ اليه الرجل فيقول يا مهدى اعطنى اعطنى	47
40	ان المهدى لا يخرج حتى تقتل النفس الزكية ...... ويخرج الارض نباتها و تمطر السماء مطرها	49

نمبر شمار	احادیث	صفحہ نمبر
41	عن علی رضی الله عنه قال: "قلت: یا رسول الله أمنا آل محمد المهدی أم من غیرنا؟ فقال: لا، بل منا، یختم الله به الدین کما فتح بنا	50,67
42	کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔	52
43	لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق...... و ینزل عیسی ابن مریم علیه السلام فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا، ان بعضکم علی بعض امراء	52
44	ثم ینزل عیسی ابن مریم علیه السلام ...... فتقام الصلوة فیقال له تقدم یا روح الله فیقول لیتقدم امامکم فلیصل بکم......	53
45	اذ نزل علیهم ابن مریم الصبح فرجع ذلک الامام ینکص یمشی القهقری لیتقدم عیسی ابن مریم یصلی بالناس فیضع عیسی یده بین کتفیه ثم یقول له تقدم فصل	54
46	ینزل عیسی ابن مریم علیه السلام عند صلوة الفجر...... فیتقدم الامیر فیصلی بهم۔	55
47	المهدی الذی ینزل علیه عیسی ابن مریم و یصلی خلفه عیسی۔	56
48	منا الذی یصلی عیسی ابن مریم خلفه۔	56

نمبر شمار	احادیث	صفحہ نمبر
49	يلتفت المهدى و قد نزل عيسى ابن مريم...... فيقول عيسى عليه السلام انما اقيمت الصلوة لک فيصلى خلف رجل من ولدى۔	56
50	المهدى من هذه الامة و هو الذى يؤم عيسى ابن مريم علیہما السلام۔	57
51	ألا إن صفوة الله فلان، فاسمعوا له وأطيعوا......	58
52	من كذب بالدجال فقد كفر، ومن كذب بالمهدى فقد كفر۔	58
53	يخرج المهدى و على رأسه عمامة، فيأتى مناد ينادى: هذا المهدى خليفة الله فاتبعوه۔	59
54	أنه على يدى المهدى يظهر تابوت السكينة من بحيرة طبرية...... فإذ نظرت إليه اليهود أسلمت......	60
55	يطلع نجم من المشرق قبل خروج المهدى......	60
56	أنه قبل خروج المهدى ينكسف القمر فى شهر رمضان مرتين۔	61
57	إذا نادى مناد من السماء إن الحق فى آل محمد فعند ذلک يظهر المهدى على أفواه الناس، و يشربون حبه ولايكون لهم ذكر غيره۔	61
58	إذا رأيتم الرايات السود...... فأتوها ولو حبوا على الثلج، فإن فيها خليفة الله المهدى۔	61

نمبر شمار	احادیث	صفحہ نمبر
59	تكون فتنة بعدها فتنة.....ثم تأتى الخلافة خير أهل الأرض و هو قاعد فى بيته۔	62
60	يحج الناس معا، و يعرفون معا، على غير إمام...... فيفزعون إلى خيرهم فيأتونه وهو ملصق وجهه إلى الكعبة...... فإن أدركتموه فبايعوه؛ فإنه المهدى فى الأرض والمهدى فى السماء۔	63
61	لايزال هذا الدين قائماً حتى يكون عليكم اثنا عشر خليفة......	64
62	لايزال هذا الدين عزيزا الى اثنى عشر خليفة......	64
63	يكون عند انقطاع من الزمان......رجل يقال له المهدى، يكون عطاؤه هنيئا	66
64	التقى السفيانى والمهدى للقتال يومئذ يسمع صوت من السماء:ألا إن أولياء الله أصحاب فلان. يعنى المهدى......	67
65	ثم يخرج رجل من أهل بيت النبى صلى الله عليه وسلم مهدى حسن السيرة...... وهو آخر أمير من أمة محمد صلى الله عليه وسلم......	68

صفحہ نمبر	احادیث	نمبر شمار

صفحہ نمبر	احادیث	نمبر شمار

صفحہ نمبر	احادیث	نمبر شمار

صفحہ نمبر	احادیث	نمبر شمار

صفحہ نمبر	احادیث	نمبر شمار

نمبر شمار	أعلام	صفحہ نمبر
1	اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا	66,32,31,30,23
2	انس رضی اللہ عنہ	19
3	ابو امامہ رضی اللہ عنہ	55,21
4	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	52,50,46,45,41,23
5	ابو نضرہ رضی اللہ عنہ	24
6	ابو العلاء رضی اللہ عنہ	24
7	ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ	44,43,40,37,28,27,25,24 66,56,48,47
8	ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ	68
9	ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ	65
10	ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ	52,36
11	ابو طفیل رحمۃ اللہ علیہ	39,38
12	ابو القاسم ﷺ	41
13	ابو الحسین آبری رحمۃ اللہ علیہ	52
14	ام شریک بنت العکر رضی اللہ عنہا	55
15	ابو الجلد رحمۃ اللہ علیہ	62
16	اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا	67
17	بخاری رحمۃ اللہ علیہ	69

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

نمبر شمار	أعلام	صفحہ نمبر
18	ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	22
19	ثوبان رضی اللہ عنہ	62,35
20	جعفر رضی اللہ عنہ	19
21	جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	70,69,58,54,53,46,42,24
22	جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ	64
23	حمزہ رضی اللہ عنہ	19
24	حسن علیہ السلام	40,19
25	حسین علیہ السلام	40,19
26	حذیفہ رضی اللہ عنہ	57,36
27	دجال کذّاب	54
28	زید رحمۃ اللہ علیہ	48
29	الزھری رحمۃ اللہ علیہ	67
30	سلیمان بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	60
31	سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	68,66
32	شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ	58
33	شریک رضی اللہ عنہ	61
34	عبدالمطلب، حضرت	19
35	علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	68,61,51,38,34,25,19

نمبر شمار	أعلام	صفحہ نمبر
36	علی الھلالی رضی اللہ عنہ	39
37	عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	20
38	عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ	70,29,23,22,21
39	عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ	24
40	عیسی ابن مریم علیہ السلام	68,57,56,55,54,53,52
41	عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ	55
42	عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما	63,56
43	عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	59
44	فاطمہ سلام اللہ علیہا	40,39,23,20,19
45	کعب رضی اللہ عنہ	60
46	مہدی علیہ السلام	32,31,29,27,26,25,23,21,19 46,45,44,39,38,37,36,35,33, 56,55,54,52,51,50,49,48,47, 67,66,65,63,62,60,59,58,57, 70,69,68
47	محمد صلی اللہ علیہ وسلم	22,21
48	محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ	39,38
49	مجاھد رحمۃ اللہ علیہ	49

نمبر شمار	أعلام	صفحہ نمبر
50	منصور عباسی	49
51	نفس زکیہ رحمۃ اللہ علیہ	50,49
52	نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ	69

مآخذ و مراجع

۱۔ ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی الازدی (م:۲۷۵ھ)، السنن، بیروت: دارالفکر

۲۔ ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبداللہ بن محمد الکوفی (م:۲۳۵ھ)، المصنف، الریاض: مکتب الرشد، ۱۴۰۹ھ

۳۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید ابوعبداللہ القزوینی (م:۲۷۵ھ)، السنن، بیروت: دارالفکر

۴۔ ابن حبان، محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم التمیمی (م:۳۵۴ھ)، الصحیح، بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء

۵۔ ازدی، معمر بن راشد (م:۱۵۱ھ)، الجامع، بیروت: مکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ

۶۔ ابن راھویہ، اسحاق بن ابراہیم المروزی (م:۲۳۸ھ)، المسند، مدینہ منورہ: مکتبۃ الایمان، ۱۹۹۵ء

۷۔ ابویعلیٰ، احمد بن علی الموصلی التمیمی (م:۳۰۷ھ)، المسند، دمشق: دارالمامون للتراث، ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء

۸۔ ابوعمرو الدانی، عثمان بن سعید المقرئ (م:۴۴۴ھ)، السنن الواردۃ فی الفتن، الریاض: دارالعاصمہ، ۱۴۱۶ھ

۹۔ احمد بن حنبل، ابوعبداللہ الشیبانی (م:۲۴۱ھ)، المسند، مصر: مؤسسہ قرطبہ

۱۰۔ ابن مندہ، محمد بن اسحاق بن یحیی (م:۳۹۵ھ)، الایمان، بیروت، مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ

۱۱۔ ابن جارود، ابو محمد عبداللہ بن علی النیسابوری (م:۳۰۷ھ)، المنتقیٰ، بیروت: موسسۃ الکتاب الثقافیہ، ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء

۱۲۔ ابوعوانہ، یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی (م:۳۱۶)، المسند، بیروت: دارالمعرفہ، ۱۹۹۸ء

۱۳۔امام ربانی مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی (م: ۱۰۳۴ھ)، مکتوبات، دہلی: مطبعہ مرتضوی، ۱۲۹۰ھ

۱۴۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل (م:۲۵۶ھ)، الصحیح، بیروت: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷

۱۵۔ بزار، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق(م:۲۹۲ھ)، المسند، بیروت: مکتبہ المدینہ، ۱۴۰۹ھ

۱۶۔ بیہقی، ابوبکر، احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ (م:۴۵۸ھ)، سنن البیہقی الکبریٰ، مکۃ المکرّمۃ: مکتبۃ دارالباز، ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء

۱۷۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ (م:۲۷۹ھ)، الجامع الصحیح، بیروت: دار احیاء التراث العربی

۱۸۔ حاکم، ابوعبداللہ، محمد بن عبداللہ النیشابوری (م:۴۰۵ھ)، المستدرک علی الصحیحین، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۰ء

۱۹۔ دیلمی، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (م:۵۰۹ھ)، الفردوس بمأثور الخطاب، بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء

۲۰۔ رویانی، ابوبکر محمد بن ہارون (م:۳۰۷ھ)، المسند، قاہرہ: موسسۃ قرطبۃ، ۱۴۱۶ھ

۲۱۔ سیوطی، جلال الدین (م:۹۱۱ھ)، الحاوی للفتاویٰ، فیصل آباد

۲۲۔ شاہ ولی اللہ، محدث دہلوی (م: ۱۱۷۶ھ)، التفہیمات الالٰہیہ، حیدر آباد / پاکستان: مطبع حیدری، ۱۹۶۷ء

۲۳۔ شاہ ولی اللہ، محدث دہلوی (م: ۱۱۷۶ھ)، ھمعات، حیدر آباد، پاکستان: شاہ ولی اللہ اکیڈمی

۲۴۔ شاہ اسماعیل دہلوی (م: ۱۲۴۶ھ)، صراط مستقیم، دیوبند، انڈیا: کتب خانہ اشرفیہ

۲۵۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (م:۳۶۰ھ) المعجم الکبیر، الموصل: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۳ء

۲۶۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن أیوب (م:۳۶۰ھ) مسند الشامیین، بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ

۲۷۔ طبرانی، ابو القاسم، سلیمان بن احمد (م:۳۶۰ھ)، المعجم الاوسط، القاھرۃ دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ

۲۸۔ ابن حجر عسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی (م:۸۵۲ھ)، فتح الباری، بیروت: دارالمعرفۃ، ۱۳۷۹ھ

۲۹۔ مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیشا بوری (م:۲۶۱ھ)، الصحیح، بیروت: دار احیاء التراث العربی۔

۳۰۔ مقدسی، ابو عبداللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد الحنبلی (م:۶۴۳ھ)، الاحادیث المختارہ، مکہ المکرّمہ: مکتبۃ النھضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ

۳۱۔ مناوی، عبدالرؤف (م:۱۰۳۱ھ)، فیض القدیر، مصر: المکتبۃ التجاریہ الکبریٰ، ۱۳۵۶ھ

۳۲۔ محمد بن ابی بکر الدمشقی، ابوعبداللہ (م: ۷۵۱ھ)، المنار المنیف، حلب: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۳ھ

۳۳۔ نعیم بن حماد، ابوعبداللہ المروزی (م:۲۸۸ھ)، الفتن، القاھرہ: مکتبۃ التوحید، ۱۴۱۲ھ

۳۴۔ ہیثمی، علی بن ابی بکر (م:۸۰۷ھ)، مجمع الزوائد، القاھرۃ / بیروت: دار الریان للتراث / دارالکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ

۳۵۔ ہیثمی، علی بن ابی بکر (م:۸۰۷ھ)، موارد الظمآن، بیروت: دارالکتب العلمیہ